روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 4-82 نمبر 196 | جمعہ 25 جمادی الاول 1418ھ 5 تبوک 1376ھش 5 ستمبر 1997ء

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپالیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کی حالت ایسی واقع ہوئی ہے کہ یہ کبھی نکما اور بیکار نہیں رہتا اور نفس کلام سے بھی کبھی فارغ نہیں ہوتا ہے۔ نفس اور شیطان سے ہی اس کا مکالمہ شروع رہتا ہے۔ اگر کوئی اور بات کرنے والا نہ ہو۔ بعض اوقات لوگ دیکھتے ہیں کہ ایک انسان بالکل خاموش ہے، لیکن درحقیقت وہ خاموش نہیں ہوتا۔ اس کا سلسلہ کلام اپنے نفس سے شروع ہوتا ہے اور بعض اوقات وہ بہت ہی لمبا ہوتا ہے۔ اور شیطانی رنگ میں اسے خود لمبا کرتا ہے اور بے شرمی سے اسے لمبا ہونے دیتا ہے۔ یہ سلسلہ کلام کبھی خیالی فسق کے رنگ میں ہوتا ہے اور کبھی بے ہودہ اور جھوٹی تمناؤں کے رنگ میں اور اس سے وہ کبھی فارغ نہیں رہتا۔ جبتک کہ اس سفلی زندگی کو چھوڑ نہ دے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ اس قسم کے خطرات اور خیالات کا سلسلہ جسے انسان لمبا نہیں ہونے دیتا اور ایک معمولی خیال کی طرح آکر دل سے محو ہو جاتا ہے وہ معاف ہیں لیکن جب اس سلسلہ کو لمبا کرتا ہے اور اس پر عزیمت کرتا ہے، تو وہ گناہ ہے اور ان کی جواب دہی کرنی پڑے گی۔

جب انسان ان خیالات کو جو اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ دور کر دیتا ہے اور ان کو لمبا نہیں ہونے دیتا، تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ معافی کے قابل ہیں۔ لیکن جب ان کے سلسلہ کی درازی میں ایک لذت پاتا ہے اور ان کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ تب وہ قابل مواخذہ ہو جاتے ہیں، کیونکہ ان میں عزیمت شامل ہو جاتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 237)

حسن و احسان کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

تمام ادیان مروجہ اور مذاہب موجودہ کا مقابلہ کرنا چاہیں اور غور کر کے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ کیا بلحاظ اصول کے اور کیا بلحاظ حفظ اصول اور فروع کے وہ (دین حق) کے مقابلہ میں کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتے اور بالکل ہیچ دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے اہم ترین امور میں سے اللہ جلشانہ کا ماننا اس کو اسماء حسنیٰ اور صفات و محامد میں یکتا و بے ہمتا ماننا ہے جس کا خلاصہ (خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) میں موجود ہے۔ جس کا نام افضل الذکر ہے اور جس کی نسبت (-) فرمایا کہ وہ کل نبیوں کی تعلیم کا خلاصہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے (-) اس کی حقیقت یہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی کی برابر اور ہستی کو یقین نہ کرے اور اور اللہ تعالیٰ کو اسماء میں افعال میں یکتا وجود و بقاء میں یکتا۔ تمام نقائص سے منزہ اور تمام خوبیوں سے معمور یقین کرے وہی معبود حقیقی ہے اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں۔ عبادت کا مدار ہے حسن و احسان پر۔ پھر یہ دونوں باتیں بدرجہ کامل کس میں موجود ہیں۔ اللہ ہی میں۔ احسان دیکھ لو تم کچھ نہ تھے تم کو اس نے بنایا۔ کیسا خوبصورت۔ تنومند اور دانشمند انسان بنا دیا۔ بچے تھے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کیا۔ سانس لینے کو ہوا۔ پینے کو پانی۔ کھانے کو قسم قسم کی لطیف غذائیں۔ طرح طرح کے نفیس لباس۔ اور آسائش کے سامان کس نے دئے؟ خدا نے!! میں کہتا ہوں کیا چیز ہے

باقی صفحہ 7 پر

خدا رسیدہ اور اعلیٰ ترقیات پر پہنچے ہوئے انسان کا قاعدہ ہے کہ اس کی نیکی خالصۃً للہ ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم نسیم سیفی صاحب کی طرف سے اطلاع

○ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ فرماتے ہیں۔

میں جلسہ لندن 97ء سے واپسی کے بعد کراچی میں ٹھہرا ہوا ہوں۔ میری اہلیہ محترمہ یہاں پر بہت بیمار ہیں۔ ان کا پتے کا آپریشن متوقع ہے۔ پتے کی رکاوٹ کی وجہ سے یرقان ہو گیا ہے اور خارش کی بھی تکلیف ہے۔ اس کا علاج صرف آپریشن ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں لکھا گیا ہے تا حضرت صاحب دوا اور مشورہ عطا فرمائیں اور دعا کی درخواست بھی کی گئی ہے۔ میری اہلیہ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ جملہ احباب و خواتین کی خدمت میں اہلیہ صاحبہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ حضرت ملک غلام فرید صاحب مفسر (-) انگریزی کے صاجزادے مکرم کرنل (ریٹائرڈ) منور احمد ملک صاحب کے دل کا بائی پاس اپریشن قریباً 2 ماہ قبل راولپنڈی ملٹری ہسپتال میں ہوا تھا جو خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے تاہم چھاتی کا زخم خراب ہو جانے کی وجہ سے دوبارہ ہسپتال میں داخل ہونا پڑا اس کے علاج کے بعد قریباً آٹھ روز ہوئے گھر لاہور کینٹ 8/11 لنک شامی روڈ واپس آگئے ہیں۔ ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا دوائیاں جاری ہیں نیز دونوں بازوؤں اور اعصاب میں بہت دردیں ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

○ محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار 18۔ اگست کو بخار سے بیمار ہوا۔ 19۔ اگست کو میرا بخار 105 درجہ تک پہنچا۔ مجھے تو کچھ ہوش نہ تھی ہوش میں آیا تو فضل عمر ہسپتال میں تھا ڈاکٹر صاحب ٹیکے لگا رہے تھے اور احباب برف کی پٹیاں سر پر رکھ رہے تھے خداوند کریم شافی مطلق نے شفا عطا فرمائی 97-8-21 کو بخار ٹوٹ گیا اور 97-8-23 کو گھر جانے کی اجازت مل گئی۔ اس بیماری کی وجہ سے سخت ضعف طاری ہے۔ نیز بعض خانگی پریشانیاں لاحق ہیں۔ دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

5 تبوک 1376 ھش 5 ستمبر 1997ء

سب سے عمدہ ترکیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی ایک اہم غرض تقویٰ کو قرار دیا ہے۔ تقویٰ کے مختلف پہلوؤں میں سے اخلاق کے پہلو کو حضرت بانی سلسلہ نے ہمیشہ بہت اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس بات کو آسانی سے سمجھنے کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری روز مرہ زندگی کے ہر ہر قدم پر تقویٰ سرایت کر جائے۔ انسان کی زندگی میں ہر روز بلکہ ہر لمحہ و ہر آن اس بات کی آزمائش ہوتی ہے کہ اس کی زندگی میں تقویٰ کا نور کس قدر موجود ہے اور کیا اس کے اخلاق اعلیٰ مرتبہ پر موجود ہیں کہ وہ ایک حقیقی اور سچے اور مخلص احمدی کے درجہ پر فائز ہو سکے۔ اور کیا اس کے وجود سے ایک ایسے شخص کا اظہار ہوتا ہے کہ دیکھنے والا کہے کہ ہاں یہ شخص ایک متقی شخص ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں اگر ایک شخص میں ایسی تبدیلی آجاتی ہے تو پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اس شخص کے ذریعے پورا ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسی اہم ذمہ داری ہے کہ ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنی ضروری ہے۔ احمدی ہونا ایک قربانی اور ایک ذمہ داری کو چاہتا ہے۔ دنیا کو ہم اپنی زبان سے نہیں' اپنی شیریں کلامی سے نہیں بلکہ اپنے بے ساختہ عمل سے یہ واضح کر سکتے ہیں کہ ایک جماعت کے قیام کی ضرورت تھی اور یہ ضرورت ہر احمدی کے وجود کے ذریعے پوری ہو رہی ہے۔

یہ ایک ایسا محاسبہ ہے جو ہر روز ہونا چاہئے۔ بلکہ دن میں کئی کئی بار ہونا چاہئے۔ عموی طور پر ہر شخص اپنی زندگی اور اپنے طرز حیات کو درست سمجھتا ہے۔ اس میں متقی بھی شامل ہیں اور غیر متقی بھی۔ لیکن اس بارے میں صحیح فیصلے پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات سے رہنمائی حاصل کی جائے ان ارشادات کو بار بار پڑھا جائے۔ ان پر غور کیا جائے۔ اپنی زندگی سے ان ارشادات کو ملایا جائے اور اپنی زندگی میں اصلاح کا ایک مسلسل عمل جاری رکھا جائے۔

اس ضمن میں آج ہم حضرت بانی سلسلہ کا ایک نہایت خوبصورت اور دلنشیں ارشاد پیش کر رہے ہیں۔ یہ ارشاد ان بہت سے ارشادات میں سے ایک ہے جس کو بار بار پڑھا جانا چاہئے۔ اور اس کے ایک ایک جملے پر غور کرتے رہنا چاہئے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان' کان' آنکھ اور ہر یک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے' تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ جب تک تبدیلی نہ ہوگی۔ تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 100-99)

اخلاق کی اصلاح کی "سب سے عمدہ ترکیب" حضرت بانی سلسلہ نے اس ارشاد میں دعا بتائی ہے کہ جب کوئی شخص تمہارے ساتھ بدخلقی کرے' بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔ یہ ایک ایسا اعلیٰ نکتہ ہے جو ہر احمدی کی زندگی کا جزو ہونا چاہئے۔ کیونکہ انسان ظاہری طور پر بہت سی تراکیب کرتا ہے۔ پیار سے محبت سے سمجھاتا ہے۔ عزیزوں دوستوں بزرگوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اچھے واقعات اور حسن اخلاق کے اعلیٰ نمونے بتاتا ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی زندگی سے بھی اعلیٰ مثالیں بطور نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہ ساری تراکیب درست اور اچھی ہیں۔ اور سبھی اپنی اپنی جگہ پر نیک نتائج بھی لاتی ہیں۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ نے یہ الفاظ فرما کر کہ "سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے" ہمیں واضح کر دیا ہے کہ باقی سب تراکیب میں سے کسی بھی ترکیب کو سب سے اعلیٰ اور سب سے بہتر خیال نہ کرنا بلکہ سب سے اعلیٰ طریق کسی بھی شخص کی اصلاح کا یہ ہے کہ اس کے حق میں درد دل سے دعا کی جائے۔ دعا بھی رسمی یا معمولی نہ ہو۔ درد دل سے کی جانے والی دعا ہو۔ کیونکہ "دردِ دل" کے لفظ بتاتے ہیں کہ معاملہ بہت اہم اور بڑا ہے۔ اس کے لئے خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد کا تجربہ اور جماعت احمدیہ کے افراد پر نازل ہونے والے خدائی افضال و انعامات بتاتے ہیں کہ یہ ترکیب کامیاب ہوا کرتی ہے۔ یہ سب سے عمدہ ترکیب ہے اور حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد میں جو ترکیب سب سے عمدہ ہوگی وہ ناکامی سے دوچار ہونے والی نہیں ہو سکتی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس ترکیب کو یعنی درد دل سے دعا کو اصلاح کے تمام طریقوں میں سب سے اول درجہ پر رکھیں اور پھر اللہ کی رحمت کے نشانات دیکھیں۔

دل کسی بات پر نہیں جمتا
آنے جانے کی بات کون کرے
بولنے کا نہیں رہا یارا
نطق کو حرفِ ذات کون کرے
رات کو دن میں مَیں بدل نہ سکا
دن کو اب شب برات کون کرے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1897ء کے جلسہ سالانہ پر

حضرت بانی سلسلہ کی دوسرے دن کی تقریر

25- دسمبر 1897ء

ریاء اور حلم کا جنگ

بسا اوقات ریاء اور حلم کا جنگ ہو جاتا ہے۔ کبھی انسان کا غصہ کتاب اللہ کے برخلاف ہوتا ہے۔ گالی سن کر اس کا نفس جوش مارتا ہے۔ تقویٰ اس کو سکھلاتا ہے کہ وہ غصہ کرنے سے باز رہے= جیسے (کلام الٰہی) کہتا ہے (اور جب وہ لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر گزر جاتے ہیں) ایسا ہی بے صبری کے ساتھ اسے اکثر جنگ کرنا پڑتا ہے۔ بے صبری سے مراد یہ ہے کہ اس کو راہ تقویٰ میں اس قدر دقتوں کا مقابلہ ہے کہ مشکل سے وہ منزل مقصود پر پہنچتا ہے' اس لئے بے صبر ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک کنوآں پچاس ہاتھ تک کھودنا ہے۔ اگر دو چار ہاتھ کے بعد کھودنا چھوڑ دیا جائے تو محض یہ ایک بدظنی ہے۔ اب تقویٰ کی شرط یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے احکام دیئے ان کو اخیر تک پہنچائے اور بے صبر نہ ہو جاوے

راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں

راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں۔ ایک دین العجائز والے جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکام (دینیہ) کے پابند ہو گئے اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے حتیٰ کہ منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ لیکن نامراد وہ فرقہ ہے کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا لیکن منزل سلوک کو طے نہ کیا۔ وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ چلہ کشیاں بھی کیں لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔ جیسے ایک شخص منصور مسیح نے بیان کیا کہ اس کی عیسائیت کا باعث یہی تھا کہ وہ مرشدوں کے پاس گیا' چلہ کشی کرتا رہا لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا تو بدظن ہو کر عیسائی ہو گیا۔

صدق و صبر

سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں' وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر گیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک دفعہ ایک مرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا۔ اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اگر ملعون ہوں تو ملعون ہی سہی۔ غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔ سو یہ سب صدق و صبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔

استقامت

یہ جو فرمایا ہے (-) یعنی ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدوجُہد کرنا ہو گا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں۔ بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے۔ سو متقی کی نشانی استقامت ہے۔ جیسے کہ فرمایا (-) یعنی جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا۔ مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلا اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔

ولی بننے کیلئے ابتلا ضروری ہیں

بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں اور واصلین سے ہو جاویں۔ ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ انبیاء کے حالات کو دیکھیں۔ یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صدہا ولی فی الفور بن گئے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے (-) جب تک انسان آزمایا نہ جاوے فتن میں نہ ڈالا جاوے' وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزید وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسمٰعیل کو لے لیا کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔ (-) سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آگیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید پر ظاہر کیں' تو انہوں نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں' تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا' زمین میں مخفی رہا' خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ و تزکیہ ایک دم میں صدیقین میں داخل ہو گیا۔ (کلام الٰہی) کو دیکھو کہ خدا کس طرح تم پر راضی ہو جب تک نبیوں کی طرح تم پر مصائب و زلازل نہ آویں جنھوں نے بعض وقت تنگ آکر یہ بھی کہہ دیا (-) اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے۔ پھر خدا نے ان کو قبول کیا۔

ترقیات کی دو راہیں

سلوک

صوفیوں نے ترقیات کی دو راہیں لکھی ہیں۔ ایک سلوک دوسرا جذب۔ سلوک وہ ہے جو لوگ آپ عقلمندی سے سوچ کر اللہ و رسول کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ جیسے فرمایا (-) یعنی اگر تم اللہ کے پیارے بننا چاہتے ہو تو رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرو۔ وہ ہادی کامل وہی رسول ہیں جنہوں نے وہ مصائب اٹھائیں کہ دنیا اپنے اندر نظیر نہیں رکھتی۔ ایک دن بھی آرام نہ پایا۔ اب پیروی کرنے والے بھی حقیقی طور سے وہی ہوں گے جو اپنے متبوع کے ہر قول و فعل کی پیروی پوری جدوجہد سے کریں۔ متبع وہی ہے جو سب طرح پیروی کرے گا۔ سہل انگار اور سخت گذار کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں آوے گا۔ یہاں جو اللہ تعالیٰ نے (- - - - - - - - -) حکم دیا تو سالک کا کام یہ ہونا چاہئے کہ اول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل تاریخ دیکھے اور پھر پیروی کرے۔ اسی کا نام سلوک ہے۔ اس راہ میں بہت مصائب و شدائد ہوتی ہیں۔ ان سب کو اٹھانے کے بعد ہی انسان سالک ہوتا ہے۔

جذب

اہل جذب کا درجہ سالکوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلوک کے درجہ پر ہی نہیں رکھتا بلکہ خود ان کو مصائب میں ڈالتا اور جاذبہ ازلی سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ کل انبیاء مجذوب ہی تھے۔ جس وقت انسانی روح کو مصائب کا مقابلہ ہوتا ہے ان سے فرسودہ کار اور تجربہ کار ہو کر روح چمک اٹھتی ہے۔ جیسے کہ لوہا یا شیشہ اگرچہ چمک کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ لیکن صیقلوں کے بعد ہی مجلی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس میں منہ دیکھنے والے کا منہ نظر آجاتا ہے۔ مجاہدات بھی صیقل کا ہی کام کرتے ہیں۔ دل کا صیقل یہاں تک ہونا چاہئے کہ اس میں سے بھی منہ نظر آجاوے۔ منہ کا نظر آنا کیا ہے؟ (اللہ کے اخلاق اختیار کرنے) کا مصداق ہوں۔ سالک کا دل آئینہ ہے جس کو مصائب و شدائد اس قدر صیقل کر دیتے ہیں کہ اخلاق النبیؐ اس میں منعکس ہو جاتے ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب بہت مجاہدات اور تزکیوں کے بعد اس کے اندر کسی قسم کی کدورت یا کثافت نہ رہے تب یہ درجہ نصیب ہوتا ہے۔ ہر ایک (صاحب ایمان) کو ایک حد تک ایسی صفائی کی ضرورت ہے۔ کوئی (صاحب ایمان) بلا آئینہ ہونے کے نجات نہ پائے گا۔ سلوک والا خود یہ صیقل کرتا ہے' اپنے کام سے مصائب اٹھاتا ہے۔ لیکن جذب والا مصائب میں ڈالا جاتا ہے۔ خدا خود اس کا مصقل ہوتا ہے اور طرح طرح کے مصائب و شدائد سے صیقل کر کے اس کو آئینہ کا درجہ عطا کر دیتا ہے۔ دراصل سالک و مجذوب دونوں کا ایک ہی نتیجہ ہے۔ سو متقی کے دو حصے ہیں۔ سلوک و جذب۔

ایمان بالغیب

تقویٰ جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں کسی قدر تکلف کو چاہتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ (ہدایت ہے متقیوں کے لئے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں) اس میں ایک تکلف ہے۔ مشاہدہ کے مقابل ایمان بالغیب لانا ایک قسم کے تکلف کو چاہتا ہے۔ سو متقی کے لئے ایک حد تک تکلف ہے' کیونکہ جب وہ صالح کا درجہ حاصل کرتا ہے تو پھر غیب اس کے لئے غیب نہیں رہتا' کیونکہ صالح کے اندر سے ایک نہر کھلتی ہے جو اس میں سے نکل کر خدا تک پہنچتی ہے۔ وہ خدا اور اس کی محبت کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے کہ (جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے) اسی سے ظاہر ہے کہ جبتک انسان پوری روشنی اسی جہان میں نہ حاصل کرے۔ وہ کبھی خدا کا منہ نہ دیکھے گا۔ سو متقی کا یہی کام ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے سرمے تیار کرتا رہے جس سے اس کا روحانی نزول الماء دور ہو جائے۔ اب اس سے ظاہر ہے کہ متقی شروع میں اندھا ہوتا ہے۔ مختلف کوششوں اور تزکیوں سے وہ نور حاصل کرتا ہے۔ پس جب سوجاکھا ہو گیا اور صالح بن گیا۔ پھر ایمان بالغیب نہ رہا اور تکلف بھی ختم ہو گیا۔ جیسے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برای العین اسی عالم میں بہشت و دوزخ وغیرہ سب کچھ مشاہدہ کرایا گیا۔ سو متقی کو ایک ایمان بالغیب کے رنگ میں ماننا پڑتا ہے۔ وہ تمام آپ کے مشاہدہ میں آگیا۔ اس (-) میں اشارہ ہے کہ متقی اگرچہ اندھا ہے اور تکلف کی تکلیف میں ہے لیکن صالح ایک دار الامان میں آگیا ہے اور اس کا نفس نفس مطمئنہ ہو گیا ہے۔

باقی صفحہ 7

ایک اچھی بات

جو شخص اپنے بچے کی وفات پر صبر و شکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم میرے اس صابر و شاکر بندے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ملک محمد اعظم ربوہ

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ

میرے نانا جان تحصیل و ضلع جہلم میں دینہ ریلوے سٹیشن سے قریباً دس میل دور ایک گاؤں جسے "بھیٹ" کہتے ہیں میں رہائش پذیر تھے۔ وہاں گاؤں کو "ڈھوک" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس لئے امی جان محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کے گاؤں کا نام "ڈھوک احمد" یا "اعواناں دی ڈھوک" ہے۔ میرے والد محترم کا گاؤں ڈھوک احمد سے قریباً پانچ میل دور گتر نامی تھا۔ دونوں اعوان خاندانوں میں پہلے سے خونی رشتہ تھا۔ میری امی جان کے ہاں تین بیٹے تولد ہوئے۔ خاکسار بڑا بیٹا ہے۔ میری پیدائش کے قریباً چار برس بعد ہماری امی جان بیوہ ہو گئیں۔ ساری عمر بیوگی کی حالت میں اپنے تینوں بیٹوں کو نہایت عمدگی سے پالا۔ پوسا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر فولادی ارادہ اور عزم پیدا کر دیا تھا۔ نہایت صابر اور شاکر تھیں۔ باوجود اس کے کہ ان پڑھ تھیں مگر بڑی متوکل تھیں۔ افلاس کے ایام میں بھی کبھی شکوہ زبان پر نہ لایا کرتی تھیں۔ ہمیشہ رب کریم پر بھروسہ کیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا بھی آپ سے بڑا کریمانہ سلوک رہا۔ ہمارے والد صاحب کی رحلت کے بعد آپ نے نہایت صبر و تحمل اور شکر و سپاس کے ساتھ ہر قسم کے نامساعد حالات کا نہایت ہمت سے مقابلہ کیا۔

1964ء میں آپ کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ احمدیت قبول کر لینے سے قبل مجھے یاد ہے کہ آپ صرف بابرکت مہینہ میں روزے رکھتیں اور عبادات پڑھتیں۔ پھر سارا سال ماحول کے اثرات میں عبادات کی طرف توجہ نہ رہتی مگر احمدیت کی برکت سے باقاعدہ [illegible] عبادات کے علاوہ رات کو بھی اٹھ کر عبادت کیا کرتی تھیں۔ علاوہ ازیں اکثر بے حد نوافل ادا کیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ آپ بالکل ان پڑھ تھیں مگر علم کی بڑی قدر دان تھیں۔

۔ "پکی روٹی" اور "کچی روٹی" دو رواجی کتب بھی زبانی یاد کر رکھی تھیں اکثر ان کے حوالے دیا کرتی تھیں۔ یہ امر حیران کن ہے کہ باوجود ان پڑھ ہونے کے اللہ تعالیٰ پر مکمل اور بھرپور [illegible] رکھتی تھیں۔ نہایت [illegible] سے [illegible] کیا کرتی تھیں۔ اور تمام [illegible] کی قبول ہوتی تھیں۔ دعائیں کرنے کا آپ کا طریق یہ تھا کہ جو امر رب کریم سے منوانا [illegible] اس سے متعلق معین نوافل ادا کرنے کی شرط یا منت مان لیتی تھیں۔ گھر میں سب بچوں کو یہ علم تھا کہ "بے جی" کی دعائیں قبول ہوتی ہیں بعض مقاصد کے حصول کے لئے ہم خصوصی دعا کی درخواست کرتے۔ آپ مہلت لے لیتیں کہ میں دعا کروں گی۔ پھر رب جلیل کے حضور عرض کرتیں "اے میرے مولا میرا فلاں کام سنوار دے میں تیرے حضور اتنے نوافل ادا کروں گی" جب وہ کام ہو جاتا یعنی مراد بر آتی تو پھر مقررہ اور مجوزہ نوافل ادا کرتیں۔ اور بہت شکر ادا کرتیں۔ ہم لوگ دریافت کرتے امی جان آپ نے اس کام کے لئے کتنے نوافل مانے تھے۔ کبھی کبھی بتا دیا کرتی تھیں مگر اکثر فرماتیں "یہ میرا اور میرے مولا کا حساب کتاب ہے" اور جب کبھی بتا دیتیں تو وہ بیسیوں اور بعض دفعہ سینکڑوں کی تعداد میں نوافل ہوتے۔ اپریل 1993ء میں جب ان کا بڑا پوتا عزیزی ڈاکٹر فرید احمد احسن ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کرنے یو کے گیا۔ تو اس کی کامیابی کے لئے دن رات بڑی بے قراری سے دعائیں کیا کرتیں۔ دو تین بار جب وہ ناکام ہوا تو کہا کرتی تھیں کہ ساری عمر میرے مولا نے کبھی کوئی دعا رد نہیں فرمائی مگر معلوم نہیں کہ فرید سے متعلق قبولیت میں کیوں دیر ہے مگر اگلی بار فرید نے بیک وقت دو یونیورسٹیوں میں امتحان دے ڈالا تو رب کریم نے دونوں یونیورسٹیوں سے بیک وقت اعلیٰ کامیابی عطا فرما دی تو رب رحیم کا بے حد شکر ادا کرتیں کہ تاخیر کی وجہ یہ تھی۔ بہرکیف معلوم نہیں کہ یہ طریق کہاں تک درست ہے کہ اس طرح شرط باندھ کر یا منت مان کر مقصد براری کے لئے دعائیں کی جائیں مگر آپ کا طریق یہ تھا اور رب کریم کو بھی آپ کی یہ ادا اتنی پسند تھی کہ ایسی کوئی دعا نہ تھی جو رب العزت کے حضور شرف قبولیت نہ پا گئی ہو۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

ہماری امی جان سراپا محبت و شفقت تھیں۔ بے حد و حساب پیار کرتی تھیں۔ میرے ساتھ تو بچپن سے ہی بہت لگاؤ اور پیار تھا۔ مجھے فرمایا کرتی تھیں "میں نے تجھے "پن پن" کر یعنی اللہ تعالیٰ سے مانگ مانگ کر لیا ہے۔ اس لئے مجھے مشقت کا کام نہیں کرنے دیا کرتی تھیں۔ ہمیں کبھی ڈانٹا تک نہیں نہ کبھی کسی امر میں بے جا سختی فرمائی البتہ پڑھائی کے معاملہ میں کوتاہی کو قطعاً برداشت نہ کرتی تھیں۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے بڑی علم پرور اور علم کی قدر دان تھیں۔ بڑی محنت شاقہ سے اپنی اولاد در اولاد کو علم کے زیور سے آراستہ کیا گویا آپ علم و حکمت کی شیدائی اور روشن شمع تھیں۔

آپ کے اندر ایک یہ خوبی بھی تھی ربوہ میں کہیں کوئی واقف کار یا عزیز فوت ہو جاتا تو ضرور تعزیت کے لئے تشریف لے جاتیں۔ بعض دفعہ باوجود ضعف اور پیری کے بھی چل پڑتیں۔ تعزیت کرنے یا بیمار پرسی کرنے کو بہت ثواب کا کام سمجھتیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی رحلت پر ربوہ سے بے شمار ایسی خواتین بھی تشریف لائیں جن کو ہم گھر والے جانتے تک نہ تھے۔

آپ بڑی رقیق القلب بھی تھیں اور بڑی پر عزم اور بلند حوصلہ بھی تھیں۔ ظاہری اور باطنی صفائی کا بھی بڑا دھیان رکھتی تھیں۔ بڑی صاف گو اور صاف باطن تھیں۔ پنجابی کی کئی سبق آموز امثال اور کہاوتیں بوقت نصیحت اور ضرورت بیان فرما کر نصائح کیا کرتی تھیں۔ مثلاً اکثر فرماتیں۔

"باہروں مل مل دھونی ایں تے اندروں مل مل دھو"
باہروں مل مل دھونے دا کی فائدہ جے اندر صاف نہ ہو"

مطلب یہ کہ انسان کو اپنا اندرونہ یعنی باطن صاف رکھنا چاہئے۔ اگر اندر ناپاک ہے۔ دل اور سینہ میں کینہ اور بغض ہے۔ حسد ہے۔ ناپاکی ہے تو ظاہر جتنا صاف ہو بے فائدہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے بھی اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے۔ سنئے۔

"جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزد کردگار"

اسی طرح موصوفہ ایک اور کہاوت یوں بیان کیا کرتی تھیں۔

"پڑھ پڑھ قصے کہانیاں یار و عمر لنگھائی پر اک نہ پڑھیا ہارن جناں گت ہارن دی سکھی۔ آپ ترن نئے کل تارن"

یعنی قصے کہانیاں پڑھنے میں عمر گزار دی مگر ہار ماننا نہ سیکھا۔ یعنی اپنے آپ کو کم تر سمجھنا۔ اور انکساری اور عاجزی سے زندگی بسر کرنا اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی فائدہ بخش ہوتا ہے۔ سادگی، عاجزی اور متانت آپ کے اوصاف تھے۔ آپ میں کبر اور ریا ہرگز نہ تھا۔ بے حد صابر و شاکر تھیں۔ مہمان نواز بھی حد درجہ کی تھیں خصوصاً بیرون ربوہ سے جب کوئی غیر احمدی رشتہ دار ملنے آتا تو جہاں بے حد مسرت کا مظاہرہ کرتیں وہاں خدمت کا بھی حق ادا کرتیں۔

جہاں تک ظاہری صفائی کا تعلق ہے اس میں بھی آپ حد درجہ صفائی پسند تھیں۔ سادہ اور اجلے کپڑے پہننا پسند تھا۔ گھر کو بہت صاف ستھرا رکھتیں۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادی تھیں۔ نہایت سلیقہ مند اور سلیقہ شعار تھیں۔ گھر میں ہر چیز ایک عمدہ قرینہ سے رکھا کرتی تھیں۔ گھر میں کسی کو کوئی چیز لینا ہوتی تو امی جان سے پوچھا کرتے۔ آپ بتایا کرتیں فلاں بکس کے فلاں کونے میں فلاں کپڑے کے نیچے سے نکال لیں۔ موم بتی اور دیا سلائی تک اپنی معین جگہ پر ہوتی تھیں۔ مجال نہیں کہ کسی چیز کی تلاش میں ایک منٹ بھی ضائع ہو۔ حافظہ بھی بلا کا پایا تھا۔ دسیوں سال پرانی باتیں یاد تھیں رکھی ہوئی اشیاء پیری میں بھی آپ کے حافظہ میں محفوظ تھیں۔ گھر میں رکھ رکھاؤ نہایت مثالی تھا۔ ہر چیز موزوں جگہ پر رکھا کرتی تھیں۔

پھر ایک خوبی آپ میں یہ بھی تھی کہ خواہ تنگی ہو یا فراخی کسی سے کوئی چیز ادھار یا عاریتاً لینا پسند نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ گھر میں استعمال کی تمام ضروری اشیاء موجود تھیں اور ہیں۔ بلا مبالغہ گھر میں اگر 10/15 مہمان بیک وقت آ جائیں تو ان کے لئے بستر اور سہولت دستیاب تھی اور ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں تین بیٹوں۔ دو پوتیوں اور ایک پوتے کی شادیاں کیں مگر کہیں سے ایک بستر تک نہیں مانگا۔ برتن اور بستر وافر مقدار میں موجود ہیں۔ ان کے اپنے ہاتھ کے بنے اور بنائے ہوئے کھیس اور دریاں بے حساب موجود ہیں۔

ابتداً میں آپ کو ربوہ لانے میں ہم بھائیوں کو بہت کوشش کرنا پڑی مگر جب وہ 1964ء میں پہلی بار ربوہ آئیں تو پھر اس پاکیزہ اور مطہر ماحول کو اتنا پسند کیا کہ پھر گاؤں جانا تو در کنار گاؤں جانے کا نام تک نہ لیا۔ باوجود دیہاتی ماحول سے آنے کے بہت جلد اس ماحول میں اپنے آپ کو سمو لیا۔ جب تک ہمت پڑتی جمعہ کی ادائیگی کے لئے بھی جاتیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں بھی جاتیں۔ پیری اور ضعف میں بھی تمام روزے رکھا کرتیں۔ پیارے آئمہ جماعت سے بہت محبت تھی۔ موجودہ پیارے امام اور آقا کی جدائی کا بڑے درد بھرے اور رقت آمیز لہجے میں ذکر کرتیں۔ اور حضرت صاحب کے لئے بہت دعائیں کرتیں۔ جن خوش وقتوں میں بیت مبارک میں کلام الٰہی کا درس ہوا کرتا۔ باقاعدگی اور انہماک سے جا شریک ہوتیں۔ چندوں میں باقاعدہ تو تھیں مگر جب کوئی خدمت کا موقعہ ملتا تو بخوشی بجا لاتی تھیں۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ میں نظام سلسلہ نے اہالیان ربوہ کو گھروں میں روٹیاں پکا کر مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا تو آپ نے بھی 42 عدد روٹیاں خود پکا کر بھجوا دیں۔ رسیدگی کی نقل درج کرتا ہوں۔

"مکرمہ والدہ صاحبہ ملک محمد اعظم دار العلوم غربی سے 42 روٹی 8؟-12-27 بوقت پانچ بجے شام وصول پائیں۔

برائے ناظم روٹی پکوائی محلہ جات
27-12-68

نومبر 1994ء میں بعارضہ خرابی جگر اور یرقان شدید بیمار ہو گئیں۔ تو کہا کہ میرے بیٹے ملک محمد اکرم صاحب کو حضرت صاحب سے اجازت لے کر ملا دیں کیونکہ میں نے پھر دوبارہ نہیں آنا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ حضرت صاحب نے کمال شفقت سے اجازت مرحمت فرما کر بہت دعاؤں سے نوازا۔ تیسرے دن ہی بیٹے کو فضل عمر ہسپتال میں پا کر بہت خوش ہوئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کی خصوصی مقبول دعاؤں کے طفیل شفا عطا فرما دی اور مزید دو سال مہلت بخش دی۔ جب دوبارہ نومبر 1996ء میں بیمار ہوئیں تو پھر بیٹے کو بلوانے کا ایک لفظ تک منہ سے نہیں لیا۔ فرماتیں میرا بیٹا خدمت دین میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ ویسے اس دفعہ بیماری بھی تشویش ناک نہ تھی اور پھر چوبیس گھنٹے موجود رہ کر پوتا علاج میں ہمہ تن مصروف رہا مگر تقدیر وارد ہوئی۔ اس عرصہ میں اصرار کر کے پوتے ڈاکٹر محمود ساجد کی شادی کی۔ سارے انتظامات خود اپنی نگرانی میں کئے اور بڑے چاؤ سے شادی کی۔ 21۔ اکتوبر 1996ء کو شادی کی اور ٹھیک ایک ماہ بعد 21 نومبر 1996ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں اور ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر بہشتی مقبرہ میں جا ابدی نیند سو گئیں۔ پھر معلوم ہوا کہ پوتے کی جلد شادی میں کیا راز تھا۔

حسن اتفاق دیکھیں کہ وفات کے اگلے روز 22 نومبر 1996ء کو بیت اقصیٰ میں جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ حاضر پڑھایا گیا اور پھر اسی روز 22 نومبر 1996ء کو ہی جمعہ کے بعد حضرت صاحب نے از راہ شفقت جنازہ غائب پڑھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منو بھائی کے دو کالم۔ گریبان

سرمایہ دارانہ نظام تباہی کی طرف

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے اپنے ارشادات میں فرمایا تھا کہ دوست جلد ہی دیکھیں گے کہ کمیونزم کا نظام ختم ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ یہی حال سرمایہ دارانہ نظام کا ہو گا۔ یہ بھی ختم ہو گا۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرے گا۔ یہ الفاظ حضرت امام جماعت الثالث کے ارشادات کا مفہوم ہیں حضرت صاحب کے یہ ارشادات ہمیں اس وقت یاد آئے جب معروف کالم نگار منو بھائی کے دو کالم نظر سے گزرے۔ قارئین کرام کی خدمت میں ذیل میں یہ دونوں کالم پیش کئے جا رہے ہیں۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

"سوشلزم کو چھوڑ کر ہم نے کیا پایا؟ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے آپ سے یہ سوال ایک ایسے وقت اور ایک ایسے دور میں کیا ہے جب یورپ کے سترہ ملکوں میں سے پندرہ ملکوں میں بائیں بازو کی حکومتیں بن چکی ہیں اور سولہویں ملک جرمنی کے دو ماہ بعد ہونے والے عام انتخابات میں کوہل صاحب کی حکومت کے دھڑن تختے اور بائیں بازو کی تخت نشینی کی پشین گوئیاں زبان زد عام ہیں۔ برطانیہ کے ٹونی بلیئر سے فرانس کے یوسپاں تک اور البانیہ سے کانگو تک ایک بہت ہی واضح تبدیلی عوام کے تیزی سے بدلتے ہوئے رجحانات کا ثبوت پیش کر رہی ہے اور عالمی بینک کے صدر Wolfonsen بھی ان بدلتے ہوئے رجحانات کو دیکھ کر گھبرا گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ "سرمایہ داری نظام کے لئے بہت بڑی تباہی آ رہی ہے۔ پوری دنیا میں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے خلاف نفرت شدید سے شدید تر ہو رہی ہے مگر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔"

واقعی سرمایہ داری کے رکھوالے کچھ نہیں کر سکتے۔ 1948ء سے 1973ء تک پیداواری (بوم) عرصہ میں سرمایہ داری نظام نے جو بھاری سرمایہ کاری کی تھی وہ اب جاری نہیں رہ سکتی۔ ستر سال سے اس نظام کی مدت کا انتظار کرنے والے ٹیڈ گرانٹ کا کہنا ہے کہ "اب وقت ختم ہو گیا ہے وہ جو کچھ بھی کریں گے غلط ہو گا' ہر تدبیر الٹی ثابت ہو گی' کوئی دوا کارگر نہیں ہو گی' کوئی حیلہ بہانہ نہیں چلے گا اور موت سے بھاگنے والے موت ہی کی طرف بھاگ رہے ہوں گے۔ روس میں سٹالن ازم نہیں چل سکا تو یورپ میں اصلاح پسندی' سوشل ڈیموکریسی اور ایشیا میں قوم پرستی اور فرقہ پرستی بھی نہیں چل سکے گی۔

سرمایہ داری نظام کے سرمایہ کاروں اور اجارہ داروں کو اپنی شرح منافع برقرار رکھنے میں بہت ہی زیادہ مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اجارہ داریاں اپنی مارکیٹ کو وسیع کرنے کے لئے "ادغام" کی پالیسی پر چل رہی ہیں۔ ایک دوسری میں مدغم ہو کر اپنی مارکیٹ بڑھانا چاہتی ہیں مگر اس ادغام کی وجہ سے ان اجارہ داریوں کی ہزاروں فیکٹریاں بند ہو رہی ہیں۔ لاکھوں محنت کش اور کاریگر روزگار سے محروم ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ مارکیٹ بڑھنے کی بجائے سکڑ رہی ہے' ابھی حال ہی میں دو بڑی ادویات فروش کمپنیوں' سیاگائیکی اور سینڈوز نے ادغام کیا ہے' اسی طرح کیٹرنگ کی دو بڑی کمپنیاں فورٹے اور گرنیاڈا بھی مدغم ہوئی ہیں اور یورپی یونین کے "ویٹو" کے باوجود دو جہاز ساز کمپنیوں بوئنگ اور میکڈانلڈ ڈگلس نے ادغام کیا ہے جس کے نتیجے میں پورے یورپ کی ایئربس انڈسٹری تباہی کا شکار ہو گئی ہے۔

مغربی سرمایہ کاروں نے منافع کی گرتی ہوئی شرح کو بچانے کے لئے اپنی تمام تر توجہ عوامی جمہوریہ چین میں سرمایہ کاری کی طرف دینے کا سوچا اور پچھلے سات سالوں میں اپنی کل سرمایہ کاری کا تیسرا حصہ (1/3) چین میں لگا دیا جو 200۔ ارب ڈالر بنتا ہے مگر "ہانگ کانگ کی واپسی" کے مسئلے پر چین والوں نے مغربی سرمایہ کاروں کو جس نوعیت کی آنکھیں دکھائی ہیں اس سے ان سرمایہ کاروں کی راتوں کی نیند حرام ہو گئی ہے۔ انہیں چین میں کوئی بہت ہی معمولی سیاسی تبدیلی تباہ و برباد کر کے رکھ سکتی ہے۔

ادھر یورپ کا امیر ترین ملک جرمنی یورپی مالیاتی اتحاد کا آدھا خرچہ دینے سے انکار کر چکا ہے۔ اس کا یہ جائز مطالبہ ہے کہ اس اتحاد کا سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ممالک فرانس' برطانیہ اور ہالینڈ اپنے حصے میں اضافہ کریں۔ دوسری طرف امریکہ جاپان والے سمجھتے ہیں اور صحیح سمجھتے ہیں کہ یورپ کی سنگل کرنسی ان کے ڈالر اور ین کے خلاف ہے۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کو زیادہ سے زیادہ منڈیاں دلوانے کے لئے آئی ایم ایف والے تیسری دنیا پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ درآمدی محصولات میں زیادہ سے زیادہ کمی کریں۔ جس کے نتیجے میں پاکستان میں گزشتہ پانچ سال کے عرصہ میں 5000 بڑے اور درمیانے درجے کی صنعتیں بند ہو چکی ہیں۔ زمبابوے میں 20 بنیادی صنعتوں میں سے 17 ختم ہو چکی ہیں۔ بنیادی سہولتوں یعنی بجلی' گیس' ٹیلی کمیونی کیشن کی نج کاری کی وجہ سے تیسری دنیا کے ملکوں کی اقتصادی اور سماجی تباہی یقینی بنا دی گئی ہے۔ نج کاری کے ذریعے قرضے اتارنے کا طریقہ برطانیہ میں بری طرح ناکام ہو گیا ہے' جہاں یہ سب کچھ کرنے کے باوجود قرضہ اور بڑھ گیا ہے یعنی۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

برطانوی معیشت کی تباہی کا ایک سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ یہ ملک 1993ء میں 80 فیصد تیار شدہ صنعتی اشیاء درآمد کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور 23۔ اگست 1997ء)

اتحاد کرو اور جان بچاؤ

23۔ اگست کے گریبان کا آخری پیرا ٹھیک سے نہیں چھپا جو یوں تھا کہ "برطانیہ کی معیشت کی تباہی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ انگلستان جو کبھی 80 فیصد خام مال اور غذائی اشیاء درآمد کرتا تھا اب 80 فیصد تیار شدہ صنعتی اشیاء درآمد کرنے پر مجبور ہے۔ مطلب واضح ہے کہ برطانیہ عظمیٰ کی درآمد میں خام مال اور غذائی اشیاء کا تناسب 80 فیصد ہوتا تھا۔ اب تیار شدہ صنعتی اشیاء کا وہی درآمدی تناسب ہو گیا ہے۔ گویا اس کے خام مال کو صنعتی اشیاء کی صورت میں تیار کر کے درآمد کرنے والی صلاحیت اور پیداواری قوت ختم ہو چکی ہے۔ اس سے پہلے ان کالموں میں خود برطانوی ماہرین کے حوالے سے بتایا جا چکا ہے کہ برطانیہ میں گزشتہ سال سو سالوں میں افراط زر میں صرف پانچ فیصد اضافہ اور پچھلے چالیس سالوں کے دوران 65 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔

برطانیہ جو کبھی "تقسیم کرو اور حکمرانی کرو" کے شہنشاہی فلسفے پر عمل کرتا تھا آج اپنے بچاؤ کے لئے "اتحاد کرو اور جان بچاؤ" کے فلسفے پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کر رہا ہے "یورپی اتحاد" اس سلسلے کی کڑی ہے مگر یورپ کے مالی اتحاد کی جو شرائط 1991ء کے معاہدے میں طے پائی تھیں انہیں کوئی ایک یورپی ملک بھی پورا نہیں کر سکتا۔ سب سے اہم شرط یہ ہے کہ یورپ کے مالی اتحاد کے کسی رکن ملک کے سالانہ بجٹ کا خسارہ اس کی اندرونی قومی پیداوار (جی این پی) کے تین فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس وقت اٹلی کا قرضہ اس کی اندرونی قومی پیداوار کا 120 فیصد بیلجیم کا قرضہ اس کی جی این پی کا 136 فیصد ہے سپین میں دس لاکھ سے زیادہ لوگوں کے بے گھر ہونے کی وجہ بجٹ کا خسارہ کم کرنا ممکن نہیں ہے جبکہ 80 لاکھ لوگ غربت کی لکیر سے بھی نیچے چلے گئے ہیں۔ جرمنی میں ساڑھے سات

باقی صفحہ 7 پر

تصور احمد طاہر

ٹریفک قوانین کی پابندی

سید منصور احمد مربی سلسلہ کا مضمون "ربوہ کی امتیازی خصوصیات" بتاریخ 8 اگست کو الفضل میں پڑھا مضمون اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت شاندار تھا جن دوستوں نے ابھی ربوہ نہیں دیکھا ان کے لئے یقیناً ایک اچھے رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے میں اس میں ٹریفک کے قوانین کے متعلق چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

اگر ہم ان قوانین پر عمل کریں تو حقیقت میں ربوہ ایک مثالی شہر کے طور پر جانا اور پہچانا جائیگا۔

عزیز ساتھیو! ٹریفک کے متعلق نہ تو ہمیں سکولوں اور کالجوں میں باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے اور نہ ہی ہم ٹریفک قوانین کو خاص اہمیت دیتے ہیں لیکن ایک صحت مند معاشرے کو قائم کرنے کے لئے ہمیں ان قوانین کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ارشاد کے مطابق "قوموں کے اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں" پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اپنی مدد آپ کے تحت اپنی بھی اصلاح کرنی چاہئے اور دوسروں کی بھی اصلاح یا رہنمائی کرنی چاہئے۔

اب ٹریفک کے متعلق چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔

1۔ جو دوست احباب کالج روڈ کی طرف سے آتے ہیں وہ جلدی میں دائیں طرف سے گزر کر ریلوے کراسنگ کی طرف آتے ہیں اور جو ریلوے کراسنگ کی طرف سے کالج روڈ کی طرف جاتے ہیں ان کا آپس میں ایکسیڈنٹ ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ جو دوست کالج روڈ کی طرف سے آئیں وہ اقصیٰ چوک کے اوپر سے چکر لگا کر ریلوے کراسنگ کی طرف جائیں۔

2۔ اسی طرح جو دوست ریلوے کراسنگ کی طرف سے آ کر راجیکی روڈ پر جانا چاہیں تو انہیں بھی چاہئے کہ وہ بائیں ہاتھ چلتے ہوئے اقصیٰ چوک کے اوپر سے ہو کر راجیکی روڈ یا جدھر آپ جانا چاہیں جائیں۔

3۔ سائیکل یا موٹر سائیکل پر آپ جس طرف بھی جائیں ہمیشہ سڑک کے کنارے بائیں ہاتھ رہیں۔

4۔ اگر آپ کسی گاڑی وغیرہ کو کراس کرنا چاہتے ہیں تو ہمیشہ دائیں ہاتھ کی طرف سے کراس کریں۔

5۔ اگر آپ کے سامنے کی طرف سے کوئی میت آ رہی ہو تو آپ پر لازم ہے کہ اپنی گاڑی یا سائیکل وغیرہ کو روک کر میت کی طرف منہ کر کے باادب کھڑے ہو جائیں اور جب میت والے پاس سے گزر جائیں تو آپ بھی جا سکتے ہیں۔

6۔ اگر آپ تانگے یا رکشے وغیرہ پر سوار ہوں تو انہیں بھی پیار اور اخلاق سے صحیح سمت چلنے کو کہیں۔

7۔ سڑک پر کوئی پتھر وغیرہ پڑا ہوا ہو تو اسے راستہ سے ہٹا دیں۔

8۔ پیدل چلنے والوں کو پہلے گزرنے دیں۔

9۔ سڑک پر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ مت کریں۔

10۔ سڑک پر جلد بازی ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے اس لئے جلد بازی سے اجتناب کریں۔

11۔ جب آپ کسی سکول وغیرہ کے پاس سے گزریں تو اپنی گاڑی کو ممکنہ حد تک آہستہ کر لیں۔

ان گزارشات پر عمل کر کے ہم صحیح معنوں میں ایک اچھے اور باوقار شہری بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ٹریفک قوانین پر پابندی اور اپنی اصلاح خود کرنے کی توفیق دے (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان کی خانہ جنگی

طالبان اور ان کے مخالفین دونوں دھڑوں کے درمیان جلال آباد کے علاقے میں کئی روز سے خونریز جنگ جاری ہے۔ پہلے یہ خبر آئی تھی کہ طالبان مخالف قوتوں نے اس علاقے میں کافی کامیابیاں حاصل کرلی ہیں اور جلال آباد شہر کو بھی خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ لیکن اس کے بعد طالبان کی طرف سے پھر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ انہوں نے صوبہ ننگر ہار میں درہ نور کا علاقہ مخالف فوجوں سے چھین لیا ہے اور جلال آباد شہر پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے کنڑ صوبہ میں بھی شمالی اتحاد کی فوجوں کے تمام حملے ناکام بنانے کا دعوے کیا ہے۔ اور یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اب سرکاری فوج درہ نور کے دور دراز پہاڑی علاقوں میں مخالف فوج کا پیچھا کر رہی ہے۔

○○○

امریکہ ایران تعلقات میں بہتری

ایران میں نئی حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد امریکہ اور ایران کے تعلقات میں بہتری کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ دونوں ہی چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں کوئی پیش رفت ہو لیکن دونوں طرف سے کچھ ہچکچاہٹ سی ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے۔ حالانکہ یہ بات دونوں حکومتوں کے فائدے میں ہی ہے کہ پچھلی باتوں کو بھلا کر اور پرانی غلطیوں کو نظر انداز کر کے مستقبل کی فکر کی جائے۔

اب ایرانی خواتین کی ایک تنظیم (جسے ایرانی حکومت کی سرپرستی حاصل ہے) نے اہم سرکاری عہدوں پر فائز بعض امریکی خواتین کو ایران کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ انقلاب ایران کے ایک سال بعد 1980ء میں ایران اور امریکہ کے درمیان ہر قسم کے تعلقات منقطع ہوگئے تھے اور اس کے بعد ہمیشہ کشیدہ ہی رہے ہیں اب سترہ سالوں کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ دونوں ملکوں کی حکومتوں نے ایک دوسرے کے شہریوں کو اجازت دی ہے کہ وہ آپس میں مل سکیں اور بہتر ماحول پیدا کرنے میں ممد ہو سکیں۔

امریکی خواتین کا یہ وفد 29۔ اگست سے 4۔ ستمبر تک ایران میں قیام کرے گا۔ اور اس دوران خواتین اور بچوں کے مسائل پر ایرانی خواتین سے گفت و شنید کرے گا۔ یہ وفد ایران کے سرکاری حکام اور تہران میں موجود نیٹو کے رکن ممالک کے سفیروں سے بھی ملاقات کرے گا۔ سترہ سال کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ سرکاری عہدوں پر فائز امریکی خواتین ایران کا دورہ کریں گی اور ایران کے سرکاری حکام سے بھی مختلف مسائل پر گفت و شنید کریں گی۔

○○○

سری لنکا کی خانہ جنگی میں ایک نیا عنصر

سری لنکا کی خانہ جنگی میں ایک نئے عنصر کا اضافہ سری لنکا کی حکومت کے لئے تشویش کا باعث بن گیا ہے اور وہ ہے تامل ٹائیگرز کی طرف سے لڑاکا جہازوں کے خلاف سٹنگر میزائلز کا استعمال۔ تازہ لڑائی میں پہلی دفعہ تامل فوجیوں نے سرکاری ہوائی جہازوں پر سٹنگر میزائل سے حملہ کیا جو کہ سرکاری جہازوں نے اپنے اینٹی میزائل سسٹم کی مدد سے ناکام بنا دیا۔ لیکن سٹنگر کا استعمال اور اس کے نتائج سے سری لنکا کی افواج کے کمانڈروں کے لئے انتہائی پریشانی کا موجب بن گیا ہے۔ کیونکہ اس نئی صورت حالات سے سرکاری لڑاکا ہوائی جہازوں اور خاص طور پر ہیلی کاپٹروں کا استعمال خطرناک ہوگیا ہے۔ پریشانی کی خاص وجہ یہ بھی ہے کہ افغانستان کی جنگ کے بعد کسی بھی علیحدگی پسند جماعت نے ابھی تک یہ میزائل استعمال نہیں کیا اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ تامل ایلام کے باغیوں نے یہ حاصل کیا ہے۔ لیکن کسی کو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کس طرح اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکے اور انہوں نے کس رازداری سے اس کو میدان جنگ تک پہنچا دیا۔

○○○

پی ایل او اور حماس کے تعلقات

فلسطینی اسلامی مزاحمت گروپ حماس سے یاسر عرفات نے یہ درخوات کی تھی کہ اسرائیل کے خلاف مسلح حملے بند کردئے جائیں۔ حماس نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ یہودی دشمن کے خلاف مزاحمتی کارروائیاں اور مسلح جہاد ایک جنگی ضرورت ہے اور فلسطینی لوگوں کے دفاع کے لئے ایک مضبوط لائحہ عمل ہے۔

پی ایل او کے ایک ترجمان نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ انہوں نے حماس سے یہ کہا تھا کہ وہ اسرائیل کے خلاف پرتشدد حملے بند کردیں۔

یاد رہے کہ 1993ء میں اوسلو معاہدہ کے بعد حماس کا ملٹری ونگ اسرائیل کے اندر خودکشی بم دھماکوں کے ذریعے بیسیوں اسرائیلی کو ہلاک کر چکے ہیں۔

○○○

نتن یاہو کا دورہ مشرق بعید

اسرائیل کے وزیراعظم نتن یاہو نے اپنے مشرق بعید کے دورے میں انڈونیشیا جانے کی بھی خواہش کی تھی جو اس اسلامی ملک نے مسترد کر دی اور اس طرح سے نتن یاہو کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی جس کے لئے وہ بڑے پرامید تھے کیونکہ اس سے پہلے ان کے پیش رو وزیراعظم انڈونیشیا کا نجی دورہ کرچکے تھے۔

اب ان کے دورے کے دوران جاپانی لیڈروں نے نتن یاہو کو فلسطینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے خاصی سرزنش کی ہے۔ جاپانی وزیراعظم ریوتارو ہاشی موٹو نے نتن یاہو کو کہا کہ وہ فلسطینی علاقوں پر سے آمد و رفت کی پابندیاں اٹھالیں۔

عرب پریس نے جاپانی وزیراعظم کی اس صاف گوئی کی از حد تعریف کی ہے اور اسے جاپانی وزیراعظم کی بہادرانہ کاروائی گردانا ہے مصر کے سرکاری اخبار "الاخبار" نے لکھا ہے کہ جاپانی وزیراعظم کے یہ خیالات اسرائیلی وزیراعظم کے منہ پر ایک چپت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جاپان نے اسرائیل کی یہ درخواست رد کر دی تھی کہ جاپان اس کے ساتھ اقتصادی تعلقات میں زیادہ تعاون کرے۔ جاپان نے نہ صرف اسرائیل کی طرف سے فلسطینی لوگوں پر پابندیوں کی مذمت کی بلکہ فلسطینی لوگوں کے لئے خوراک اور دوائیاں خریدنے کے لئے 14 ملین ڈالرز کی پیش کش بھی کی۔

جاپانی وزیراعظم نے اسرائیلی وزیراعظم کے ساتھ دو گھنٹے کی ملاقات میں اسے سمجھایا کہ فلسطینی لوگ امن مذاکرات میں تبھی دلجمعی سے حصہ لے سکتے ہیں جب وہ اقتصادی معاملات میں خودکفیل ہو جائیں اور ان کی حکومت کو استحکام حاصل ہو جائے۔

سعودی عرب کے روزنامہ اخبار الریاض نے لکھا ہے کہ جاپان کے وزیراعظم نے کمال بہادری سے نتن یاہو کے منہ پر وہ بات کہہ دی جس کی یورپ اور امریکہ کے لیڈر آج تک جرات نہیں کرسکے اخبار نے مزید لکھا کہ جاپان نے اسرائیل میں سرمایہ کاری کو اس بات سے مشروط کیا ہے کہ وہاں امن قائم ہو۔ لیکن امن نتن یاہو کی نسلی اور متکبرانہ پالیسیوں کے ہوتے ہوئے کبھی قائم نہیں ہوسکتا۔

سعودی اخبار المدینہ نے لکھا کہ جاپان نے انصاف کی بات کی ہے۔ اور عرب ممالک امید کرتے ہیں کہ دوسرے ممالک خصوصا امریکہ جاپان کی مثال کی تقلید کرتے ہوئے اسرائیل فلسطین جھگڑے میں حق کی بات کریں گے اور بہادری کا مظاہرہ کریں گے۔

یاد رہے کہ اسرائیل فلسطین امن مذاکرات اس وقت خطرے میں پڑ گئے جب اسرائیل نے القدس کے مشرقی سرے پر واقع عرب علاقے میں ساڑھے چھ ہزار مکان یہودیوں کے لئے بنانے کا اعلان کیا تھا۔ اور اس کے بعد اسرائیلی علاقے میں دو بم دھماکوں کے بعد یہ مذاکرات بالکل ٹھپ ہوگئے اور طرفین میں کشیدگی انتہا کو پہنچ گئی۔

○○○

ایک نیا یوروپ پیدا ہو رہا ہے

آج سے تین ماہ قبل یورپ کے تین ممالک فرانس جرمنی اور انگلستان میں مضبوط قدامت پسند حکومتیں حکومت کر رہی تھیں ان میں سے فرانس اور جرمنی کی حکومتیں پورے یورپ کے لئے سنگل کرنسی کے سلسلے میں بہت زیادہ متحرک تھیں لیکن آج فرانس میں بائیں بازو کی حکومت برسراقتدار ہے۔ اور پہلی حکومت کے خیالات سے بالکل الٹ خیالات رکھتی ہے اور ملک کے مالی معاملات کو اپنے ڈھب پر چلانا چاہتی ہے۔ اور ایک سال قبل جرمنی کے صدر ہلمٹ کوہل کو نیا بسمارک کہا جاتا تھا لیکن اب اس بات کا خطرہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ شائد وہ اگلا الیکشن نہ جیت سکیں۔ اسی طرح انگلستان میں بھی قدامت پسندوں کی جگہ لیبر نے لے لی ہے۔ جرمنی میں حکومت کی طرف سے پیش کیا جانے والا بجٹ اور اس میں پیش کی گئی ٹیکس اصلاحات کو قوم نے رد کردیا ہے۔ اگلے سال ہونے والے انتخابات میں لوگ نہ صرف پارٹی بلکہ نئی سوسائٹی کا بھی انتخاب کریں گے۔ ہلمٹ کوہل تھوڑے ٹیکسوں اور مالی استحکام کے قائل ہیں تاکہ دنیا کے دیگر ملکوں کا مقابلہ کیا جاسکے اور جرمنی کو سنگل کرنسی کے لئے قابل بنا دیا جائے۔ جبکہ ان کی سوشل ڈیمو کریٹک اپوزیشن موجودہ جاری جرمن سوشل کنٹریکٹ کی حامی ہے۔ جو کہ تمام دنیا میں سب سے زیادہ فلاحی پروگرام ہے۔

اگر فرانس کی حکومت اپنے پروگرام میں کامیاب ہوگئی تو اس کا اثر پورے یورپ پر پڑے گا کیونکہ ایسی صورت میں امریکہ کی پیش کردہ مالی پالیسیاں جن میں انسانوں پر سرمائے کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہزاروں لوگوں کو اپنی روزی سے محروم کرنے میں کوئی قدر نہیں روکتی وہ اپنی برتری ثابت کرنے میں ناکام ہو جائیں گی اور پورے یورپ اور پھر ان کی تتبع میں دوسرے براعظموں کے لوگ بھی اس بربادی سے بچ سکیں جس کے خوف میں وہ آج مبتلا ہیں۔

اس کے علاوہ ایسی تبدیلی کے نتیجہ میں ان تمام ملکوں کی خارجہ پالیسیوں میں تبدیلی بھی متوقع ہو سکتی ہے۔ جس سے امریکہ کی برتری کو دھچکا لگے گا آج امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کا حق ہے کہ دنیا کے تمام متنازعہ امور میں اپنے فیصلے نافذ کرے اور اس کے مالی اور دیگر نتائج دوسرے لوگ برداشت کریں۔ اس سے امریکہ کی اقوام متحدہ نیٹو۔ اور کسی حد تک مشرق وسطیٰ اور بوسنیا کے متعلق پالیسیوں پر بھی اثر پڑے گا۔

بہرحال اب یہ وقت ہی بتائے گا (اور وہ وقت زیادہ دو نہیں) کہ کون سا نظریہ اور پالیسی آج کی دنیا کے لئے بہتر اور قابل قبول ہے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی

جینوا میں ہونے والے اقلیتیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی روک تھام اور ان کے تحفظ کے بارے میں اقوام متحدہ کے ذیلی کمیشن کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے برطانوی مندوب کلیر ویلی نے تجویز پیش کی کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر پر آئندہ ہونے والے مذاکرات میں کشمیری نمائندوں کو بھی شریک کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں ظلم، ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بھارتی فوج بے گناہ کشمیریوں کو گرفتار کرلیتی ہے اور انہیں حراست کے دوران بغیر کسی قسم کی عدالتی کارروائی کے بغیر اذیتیں [illegible] دیا جاتا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

متقی اپنے اندر ایمان بالغیب کی کیفیت رکھتا ہے۔ وہ اندھا دھند طریق سے چلتا ہے۔ اس کو کچھ خبر نہیں۔ ہر ایک بات پر اس کا ایمان بالغیب ہے۔ یہی اس کا صدق ہے اور اس صدق کے مقابل خدا تعالیٰ کا وعدہ یہ ہے کہ وہ فلاح پائے گا۔ (-)

بقیہ صفحہ 5

فیصد لوگ بے روزگار ہیں۔ دنیا کی نصف دولت ڈرگ مافیا کے پاس ہے۔ جرمنی ' فرانس ' برطانیہ اور نیدر لینڈز کے درمیان اختلافات بڑھتے جارہے ہیں۔ ان تمام حقائق کی موجودگی میں متحدہ یورپ اور متحدہ یورپی کرنسی کا خواب جو 1999ء میں شرمندہ تعبیر ہونا تھا بکھرنے لگا ہے۔ بہت سے یورپی ممالک اس اتحاد میں فی الحال شریک نہیں ہو رہے۔ کچھ ممالک گریزاں ہیں اور اگلے مرحلے کا انتظار کریں گے۔

مغرب میں ملکوں اور حکومتوں سے بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں ہو چکی ہیں 1960ء میں ملٹی نیشنل کمپنیاں دنیا کے جی ڈی پی کے سترہ فیصد پر قابض تھیں 1982ء میں ان کا حصہ 24 فیصد ہو گیا اور اس وقت وہ دنیا کی مجموعی سالانہ پیداوار کے 30 فیصد پر قابض ہو چکی ہیں۔ سرمائے کے اس ناجائز اجتماع سے جنرل موٹرز کی آمدنی ڈنمارک کی سالانہ قومی پیداوار سے زیادہ ' فورڈ کی کمائی جنوبی افریقہ کی قومی آمدنی سے زیادہ اور ٹیوٹا کا سالانہ منافع ناروے کی سالانہ قومی پیداوار سے زیادہ ہو گیا ہے۔

پانچ ملٹی نیشنل کمپنیاں دنیا کی نصف ایئر سپیس ' سافٹ ویئر اور بجلی کے سامان کی تیاری کی اجارہ دار ہیں پانچ ایسی کمپنیاں دنیا کے الکوحل اور نان الکوحل مشروبات تمباکو کی اشیاء کی اجارہ دار ہیں حالات امریکہ اور جاپان کے بھی اچھے نہیں ہیں۔ جاپان کی اوسط شرح ترقی ستر کی دہائی میں دو اعشاریہ تین تھی جو 1990ء میں گر کر ایک اعشاریہ چار رہ گئی ہے۔ 1998ء کے آخر تک جاپان کا قرضہ 460 کھرب ین سے بڑھ جائے گا جو اس کی کل سالانہ پیداوار سے زیادہ ہو گا۔

1998ء میں امریکہ کا قرضہ اس کی داخلی پیداوار کا 98 فیصد ہو گا۔

بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں میں بل گیٹ مائیکرو سافٹ کے اثاثے 69۔ ارب ' دوا ساز کمپنی Mirch کے اثاثے 75۔ ارب ڈالر کوکا کولا کے 112 اعشاریہ پانچ صفر ڈالر اور سیمنز کے اثاثے 25 اعشاریہ پانچ ارب ڈالر ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ بل گیٹ میں کام کرنے والے محنت کشوں کی تعداد 18 ہزار اور سیمنز کے ذریعے روزگار کمانے والے محنت کشوں کی تعداد تین لاکھ 75 ہزار سے زیادہ ہے۔ امریکہ اور برطانیہ اور دوسرے یورپی ملکوں میں سرمایہ کاری صرف ان شعبوں میں ہو رہی ہے جہاں ملازمین زیادہ نہ رکھنے پڑیں ' منافع تقسیم نہ کرنا پڑے۔ ایسا سب سے اچھا شعبہ "سٹاک مارکیٹ" کا ہے۔ سٹے کے اس کاروبار کی صورتحال یہ ہے کہ 25 کھرب ڈالر کے مصنوعی حصص وجود میں آچکے ہیں۔ یہ مصنوعی حصص کسی وقت بھی اپنی اصل قیمت کے ظاہر ہو جانے کے بعد ایک زبردست عالمی دھماکہ کر سکتے ہیں جس کی تباہی تمام ایٹم بموں سے زیادہ ہو گی۔

(روزنامہ جنگ لاہور 24۔ اگست 1997ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 5- ستمبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 بزم مشاعرہ-اسلام آباد-حصہ اول
2-00 ہومیو پیتھی کلاس-
3-00 ڈچ زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کوئز پروگرام-تاریخ احمدیت (حصہ 11)
6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 34 (16-6-94) حصہ دوئم-
7 0 اردو کلاس-
8-00 ڈچ زبان سیکھئے
9-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 بزم مشاعرہ-اسلام آباد حصہ اول-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 کمپیوٹر زسب کے لئے-حصہ 23-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 درود اور نظم-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ لائیو از بیت الفضل لندن-
6-00 بنگالی پروگرام-
-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 خطبہ از حضرت صاحب (5-9-97)-
10-05 تلاوت-حدیث-
10-35 چلڈرنز کارنر-ملاقات امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن سروس-

ہفتہ 6- ستمبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر ایم-ایچ خان-
1-30 خطبہ از حضرت صاحب-
2-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن-یو-ایس-اے پروڈکشن فل آر مز ایک عیسائی پادری کے جوابات-از ایم-اے-چیمہ (نمبر 17)-
7-00 اردو کلاس-
8-00 کمپیوٹر زسب کے لئے (حصہ 23)
9-00 حضرت صاحب کی ملاقات- فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-00 سرائیکی پروگرام-
12-00 طبی معاملات از ڈاکٹر ایم-ایچ خان-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 تقریر-
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 چلڈرنز کلاس-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 عربی پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-از اطفال و ناصرات جھنگ-
11-00 جرمن سروس-

اتوار 7- ستمبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 مجلس سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ-
2-30 چلڈرنز کارنر-
3-30 چینی زبان سیکھئے-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-از اطفال و ناصرات جھنگ-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ڈسک-ٹیک ٹاک-
7-00 اردو کلاس-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
9-00 چلڈرنز کلاس-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-از اطفال و ناصرات جھنگ-
11-00 خطبہ از حضرت صاحب (5-9-97)-
12-00 مجلس سوال و جواب- حضرت صاحب کے ساتھ-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو کلاس-
3-00 اراؤنڈ دی گلوب- سالانہ تقریری مقابلہ جامعہ احمدیہ ربوہ
4-05 تلاوت-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 انڈونیشین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 البانین پروگرام- مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-05 تلاوت-حدیث-
10-30 چلڈرنز کارنر-سپورٹس-واقفین نو-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبد الباری صاحب 5/6 دار العلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں

میری بیٹی عزیزہ نسیمہ باری اہلیہ مکرم افتخار احمد صاحب ایفن باغ جرمنی زچگی کے بعد سے شدید علیل ہیں اور جرمنی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمزوری اور ضعف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی کو دور فرمائے اور صحت عطا کرے۔

بقیہ صفحہ 1

جو انسان کو فطرتاً مطلوب ہے اور اس نے نہیں دی۔ سچی بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسان اور افضال کو کوئی گن ہی نہیں سکتا۔ حسن دیکھو تو کیسا اکمل۔ ایک ناپاک قطرہ سے کیسی خوبصورت شکلیں بناتا ہے۔ کہ انسان محو ہو کر رہ جاتا ہے۔ پاخانہ سے کیسی سبز اور نرم دل خوش کن کونپل نکالتا ہے۔ انار کے دانے کس لطافت اور خوبی سے لگاتا ہے۔ ادھر دیکھو ادھر دیکھو آگے پیچھے دائیں بائیں۔ جدھر نظر اٹھاؤ گے اس کے حسن کا ہی نظارہ نظر آئے گا۔ اور یہ بالکل سچی بات پاؤ گے۔ (آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے) ساری دنیا میں جس قدر مذاہب باطلہ ہیں انہیں دیکھو گے تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی اسم یا صفت کا انکار کیا ہے اور اسی انکار نے ان کو بطلان پر پہنچا دیا ہے۔ ایک بت پرست اگر خدا تعالیٰ کو علیم۔ خبیر۔ سمیع۔ بصیر۔ قادر جانتا ہے تو کیوں پتھر شجر۔ ہوا۔ سورج۔ چاند اور ارذل ترین چیزوں کے سامنے سجدہ کرتا اور اس کی استتی کرتا ہے۔ اور کوئی جواب نہیں ملتا تو یہی عذر تراش لیا کہ ہماری عبادت اسی لئے ہے کہ یہ اصنام و معبود ہم کو خدا تعالیٰ کے حضور پہنچا دیں اور مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیں۔

اصل یہی ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر غریب و گنہگار کی آواز سنتا ہے اور ہر اک دور شدہ کو نزدیک کرنا چاہتا ہے۔ اونچی آواز سے پکارو یا دھیمی آواز سے وہ سمیع ہے۔ اگر ایسا مانتے تو کبھی بھی وہ مخلوق عاجز اور ناکارہ مخلوق کے آگے ہاں ان اشیاء کے آگے جو انسان کے لئے بطور خادم ہیں سر نہ جھکاتے اور یوں اپنے ایمان کو نہ ڈبوتے۔

(از خطبہ 21۔ اپریل 1899ء)

بقیہ صفحہ 6

ہے۔ انہوں نے اس پاکستانی تجویز کی تائید کی کہ ان مظالم کی تحقیقات کے لئے ایک بین الاقوامی کمیشن قائم کیا جائے جو موقعہ پر جا کر ان الزامات کی تحقیق کرے اور اپنی رپورٹ پیش کرے۔ اس کمیشن کے قیام سے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی طرف سے کی جانے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی روک تھام میں بڑی مدد ملے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 4 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سندھ میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کا امکان نہیں اور صوبہ میں امن و امان کی صورتحال بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ بے نظیر بھاری مینڈیٹ ختم ہونے کی بات کر رہی ہیں۔ بتائیں ایسا کون سا طریقہ ہے جس سے مینڈیٹ ختم ہو جائے گا۔ اپریشن کی اطلاعات پر حلیف جماعت کو خدشہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ دہشت گردی اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے ہو گا' امن و امان کی بحالی پر سندھ حکومت کو شاباش دیتا ہوں۔

○ پاکستان اور امریکہ نے دہلی ایٹمی کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا ہے کانفرنس بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے تعاون سے 8 ستمبر سے شروع ہو رہی ہے۔ وزیر اعظم گجرال افتتاح کریں گے۔

○ گوجرانوالہ میں حبیب بینک کی جی روڈ برانچ سے 3 ڈاکو 25 شہریوں کو بند کر کے 60 لاکھ لوٹ کر فرار ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے خواتین سمیت کسی اکاؤنٹ ہولڈر سے کچھ نہ چھینا۔ صرف بینک کا مال لوٹا گیا۔ کسی نے مزاحمت نہ کی۔

○ حکومت نے ملک کے تمام انٹرنیشنل ہوائی اڈوں پر منشیات کی سمگلنگ روکنے کے لئے خصوصی پبلک کاؤنٹر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ کراچی میں مسلح افراد نے مسلم لیگ (ن) کے دفتر پر حملہ کیا۔ توڑ پھوڑ کی اور فرار ہو گئے۔

○ لاہور اور کراچی کے امریکی ویزا قونصلیٹس بند ہونے سے عوام کے مسائل بڑھ گئے ہیں۔ ویزا لینے والوں کو سارا دن قطار میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ پانی پینے کی سہولت بھی حاصل نہیں۔

○ فیصل آباد میں ڈاکے کی تین وارداتوں میں لاکھوں روپے لوٹ لئے گئے۔

○ مسلم لیگ کے کارکنوں کی طرف سے محترمہ بے نظیر کی طرف سے پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال کے بارے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو خط لکھنے کے خلاف پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر شدید احتجاجی مظاہرہ کیا بے نظیر اور آصف زرداری کے خلاف نعرہ بازی کی گئی۔ اس وقت بے نظیر پارلیمنٹ کے اندر تقریر کر رہی تھیں مظاہرہ ایک گھنٹے تک جاری رہا۔

○ ایشیا کے بیشتر ممالک میں 16 ستمبر کو چاند گرہن رات دس بجے سے بارہ بجے تک ہو گا۔ پاکستان سری لنکا اور بنگلہ دیش میں مکمل چاند گرہن ہو گا۔

○ درگئی میں گاڑی پر ڈاکوؤں کی فائرنگ سے چھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ شہزادی ڈیانا کی موت پر برطانیہ اور عرب ملکوں میں سفارتی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ لیبیا کے رہنما معمر قذافی نے کہا ہے کہ ڈیانا کی ہلاکت خوفناک جرم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ حکومت برطانیہ نے اس بیان پر شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہم شہزادی ڈیانا کی المناک موت کے بارے میں کرنل قذافی کے لغو اور انتہائی ناپسندیدہ الزامات پر احتجاج کرتے ہیں۔ لیبیا کے سربراہ کے شرانگیز بیان سے ایک مرتبہ پھر یہ بات سامنے آئی ہے کہ قذافی اور ان کی حکومت کا طرز عمل بین الاقوامی اقدار سے کس قدر دور ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستان کے وفد میں شامل ہونے کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ دنیا پر ثابت ہو کہ قومی امور میں ہم سب ایک ہیں۔

○ سپریم کورٹ میں ججوں کی تعداد کم کرنے کے خلاف رٹ پر اٹارنی جنرل کو سپریم کورٹ طلب کر لیا گیا ہے۔ درخواست گزار نے کہا ہے کہ صدارتی حکم یکطرفہ' غیر منصفانہ اور 20 مارچ کے فیصلے کی روح کے منافی اور آئین کی خلاف ورزی ہے۔ چیف جسٹس نے ابتدائی دلائل سننے کے بعد اٹارنی جنرل کو طلب کیا ہے۔

○ شہزادی ڈیانا کی آخری رسومات شاہی اعزاز سے ہوں گی۔ ملکہ نے منظوری دے دی ہے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ بھارت ایٹمی توانائی کی آڑ میں فوجی عزائم کی تکمیل چاہتا ہے۔

○ چین کی طرف سے کشمیر پر پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔ پاکستانی وزیر خارجہ نے اپنے دورہ چین کے دوران بھارت سے تعلقات بہتر بنانے کی کوششوں سے چینی لیڈروں کو آگاہ کیا۔

○ کوئٹہ کے قریب ڈاکوؤں نے محکمہ تعلیم کے 8 لاکھ روپے لوٹ لئے۔ اور دو سپاہیوں سمیت پانچ افراد کو اغوا کر لیا۔

○ کراچی میں کانسٹیبل سمیت چار افراد کو قتل کر دیا گیا ہے۔

○ ریلوے اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے 30 ریلوے انجن امریکہ سے برآمد کرے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے 28 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ 11 حریت پسند شہید ہو گئے۔

○ ویت نام کا ایک طیارہ کمبوڈیا میں تباہ ہونے سے 63۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے افغان خواتین پر پابندیاں ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ طالبان نے مخالف اتحاد کا بڑا حملہ پسپا کر دیا ہے۔ طالبان اور اقوام متحدہ کے نمائندوں میں ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے گئے ہیں جس کے تحت بیرونی تنظیموں کو متاثرین جنگ کی امداد کی آزادی ہو گی۔

○ قومی اسمبلی میں کافی عرصہ سے پرسکون کارروائی کے بعد منگل کو شدید ہنگامہ ہو گیا۔ ایوان مچھلی منڈی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ارکان اسمبلی میں شدید تلخ کلامی ہوئی اور ایک دوسرے کو دھمکیاں دی گئیں۔ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کو 14۔ اگست کو مزار قائد پر جانے کی اجازت نہ ملنے پر تحریک استحقاق پیش ہوئی تو ہنگامہ ہو گیا۔ وزیر اطلاعات و نشریات شاہد حسین' اسفند یار اور اپوزیشن لیڈر کی تقریروں نے ماحول جذباتی کر دیا اے' این' پی کے پارلیمانی لیڈر اسفند یار ولی نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے چھوٹے صوبوں کے مفادات کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ محترمہ بے نظیر ایوان سے جانے لگیں تو خواجہ آصف نے فقرہ کسا کہ چونکہ ان کا ماضی ذلت کے سوا کچھ نہیں اس لئے بھاگ رہی ہیں۔ پی پی کے خورشید شاہ نے کہا ضیاء الحق کے دور میں پیپلز پارٹی پر ظلم کیا گیا۔ ایوان میں اور باہر مقابلہ کریں گے۔

○ حکومت نے پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کی جانب سے انسانی حقوق کی موضوع پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو لکھے گئے خط کو ملکی مفادات کے خلاف اور آئین سے غداری کے مترادف قرار دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہتھکڑی کی سیاست نہیں چلے گی۔ اقوام متحدہ کو مزید خط لکھوں گی۔ اپوزیشن رہنماؤں کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو خط لکھ کر کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا۔ نہ مجھے کوئی روک سکتا ہے پاکستان کی گولڈن جوبلی اکٹھے منانا چاہتے تھے لیکن ہمیں شرکت کی دعوت ہی نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکمران سیخ پا ہوں یا نہ ہوں گھر میں ظلم ہو تو آوازیں باہر جائیں گی۔

اعلان تعطیل

○ کل مورخہ 6- ستمبر 1997ء کو دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا اس تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔
(مینیجر)

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل: صبح 9 تا 1 بجے
شام 5 تا 9 بجے
فون یا خط سے مشورہ کر سکتے ہیں
فون 211186

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان: 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کیلئے پیش پیش
نایاب کلاتھ اینڈ فرامکو فرنیشرز
55- بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد
فون: 815834

فرحت علی جیولرز اینڈ نرزی ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کے سفید جوگر گارنٹی اور گفٹ پیک کے ساتھ نیز باٹا سروس سکول شوز کے ساتھ ٹینس بال اور سٹکر لینا نہ بھولئے
نیو کامران شوز سٹور
گولبازار ربوہ

گولڈن جوبلی جشن آزادی کے موقع پر
خدمت کے نئے انداز کے ساتھ
جرمن ہومیو پیتھک فارمیسی کی مفرد ڈوز دانر ادویات خوبصورت لیبل کیساتھ

	10m-cm	1000/lm	6x-30-200	پوٹنسی 10mL
شیشے کے ڈراپرز میں	16/=	14/=	10/=	
PK پلاسٹک ڈراپرز میں	14/=	12/=	8/=	

جرمنی سیل بند	6x گرام 20	Q-A	Cm	1000	200	30
پوٹنسی	50/=	105/=	145/=	92/=	68/=	57/=
خاص رعایت	35/=	75/=	105/=	65/=	48/=	40/=

خصوصی پیشکش 117- ادویات کا بکس بمع ادویات' 10mL شیشے کے ڈراپرز میں 1450/ PK پلاسٹک ڈراپرز میں 1250/=

خاص تحفہ
جرمن ہومیو پیتھک فارمیسی کی مفرد ادویات 3000/= روپے اور جرمنی سیل بند مفرد ادویات 6000/= تک کی خرید پر ایک خاص تحفہ؟ تفصیل کیلئے جوابی لفافہ ارسال کریں یا خود ملیں۔
نوٹ: قیمتیں اور تحفہ محدود مدت کیلئے ہے۔ جلد فائدہ اٹھائیں۔ اسکے علاوہ ہر قسم کے ڈراپرز، ٹیوبز، گولیاں، ملک شوگر اور کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون نمبر 04524-212399
پوسٹ کوڈ 35480

ربوہ میں زیر فروخت مکان و پلاٹ
درج ذیل مکان و پلاٹ زیر فروخت ہیں
1- 15 مرلہ کا مکان نمبر 26/21 دارالعلوم جنوبی
2 ایک کنال کا مکان 4/13 دارالعلوم غربی (ثناء)
3- 15، 10، 10 مرلہ کے پلاٹ نمبر 11-12/25 دارالعلوم وسطی۔
خریدنے کے خواہشمند احباب خاکسار کو درج ذیل پتہ پر ملیں۔
عبدالحمید شرما مکان نمبر 4/13 دارالعلوم غربی (ثناء) ربوہ